أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

وَأَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (البقرة :196)

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اے ابن آدم! تو دل کھول کر خرچ کر۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر بھی خرچ کرے گا۔ (مسلم کتاب الزکوۃ، باب الحث علی النفقۃ)

ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسماءبنت ابی بکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر دیا کرے گا۔ اپنے روپوؤں کی تھیلی کا منہ (بخل کی راہ سے) بند کر کے نہ بیٹھ جانا ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔ جتنی طاقت ہے دل کھول کر خرچ کیا کرو۔ (صحیح بخاری کتاب الزکوۃ

حَضرَتْ اَقْدَسْ مَسِیحْ مَوْعُوْد (آپ پر سلامتی ہو) فرماتے ہیں:

یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں، یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا اُنہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ سو ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ اس نئے انتظام کے بعد نئے سرے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے مگر چاہیئے کہ اس میں لاف گزاف نہ ہو۔ جیسا کہ پہلے بعض سے ظہور میں آیا کہ اپنی زبان پر وہ قائم نہ رہ سکے۔ سو انہوں نے خدا کا گناہ کیا جو عہد کو توڑا۔ اب چاہیئے کہ ہر ایک شخص سوچ سمجھ کر اس قدر ماہواری چندہ کا اقرار کرے جس کو وہ دے سکتا ہے۔ گو ایک پیسہ ماہواری ہو۔ مگر خدا کے ساتھ فضول گوئی اور دروغ گوئی کا برتاؤ نہ کرے۔ ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہیئے جو اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کر دے۔ خواہ ایک پیسہ ہو اور خواہ ایک دھیلہ۔ (م۔الف 3/468.469

حَضرَت خَلِیفَۃُ الْمَسِیحِ الثَّانِی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ فرماتے ہیں:

قربانی بھی اپنی حیثیت کے مطابق ہو۔ یہ نہ ہو کہ مثلاً تنخواہ تو چار سو روپیہ ہے اور پانچ روپے چندہ دے کر سمجھ لیا کہ انفاق فی سبیل اللہ کا حق ادا ہو گیا ہے۔ (ت۔ک:2/624

فرمایا: میں جماعت کے تمام افراد کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اُن پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں اٹھائیں۔ اور چاہیے کہ ہمارے چندے کم از کم وصیت کے معیار تک پہنچ جائیں...اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے نئے مرکز کو بھی مضبوط بنا سکتے ہیں، سلسلہ کی جائیدادوں کو بھی مضبوط بنا سکتے ہیں اور آئندہ سلسلہ کی اشاعت کا بوجھ بھی اٹھانے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت کے اندر ایسے امراء موجود ہیں جن کی جائیدادیں بڑی ہیں لیکن وہ اپنی ٹھیک آمدن بتانے میں بخل سے کام لیتے ہیں۔ میں نے جماعت کو پہلے بھی توجہ دلائی تھی کہ ہماری جماعت میں ایسے تاجر موجود ہیں جن کی جائیدادیں بہت بڑی ہیں مگر وہ ایک رقم بطور گزارہ مقرر کر لیتے ہیں اور چندہ بھی اُسی رقم پر دیتے ہیں۔ مثلاً ایک تاجر کی آمدن دس ہزار ہوتی ہے مگر وہ دو ہزار کی رقم بطور گزارہ مقرر کر لیتا ہے۔ یا اُس کی آمدن دو ہزار کی ہوتی ہے مگر وہ اپنا گزارہ تین سو روپیہ مقرر کر لیتا ہے اور اُسی پر چندہ دیتا ہے۔ بعض اوقات وہ اسی رقم میں سے تینتیس فیصدی چندہ دے کر دوسروں پر رعب بھی جما لیتا ہے لیکن در حقیقت تین سو روپیہ میں سے ننانوے روپے دینے کے معنے قریباً پونے پانچ فیصدی چندہ دینے کے ہوتے ہیں کیونکہ اس کی اصل آمد تو دو ہزار روپیہ تھی اور چندہ لکھواتے وقت اُس نے اپنی آمد تین سَو روپیہ بتائی۔ گویا چندہ تو وہ ایک آنہ فی روپیہ بھی نہیں دیتا لیکن ظاہر یہ کرتا ہے کہ وہ تینتیس فیصدی چندہ دیتا ہے...میں تو کہتا ہوں کہ اگر ایسا آدمی تین سَو روپیہ میں تینتیس فیصدی چندہ دینے کی بجائے اصل آمدن میں سے چار فیصدی چندہ دیتا تو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ ایماندار تو ہوتا خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ دھوکا باز تو نہ ہوتا... مگر وہ اپنی آمد کو دو ہزار کی بجائے تین سو روپیہ لکھوا کر پھر اس میں سے تینتیس فیصدی چندہ دیتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کو دھوکا دیتا ہے، وہ جھوٹا ہے اور تکبر کرنے والا ہے۔ اُس نے بِلا وجہ یہ دو گناہ اپنے اندر پیدا کر لیے۔ اگر وہ سچائی سے کام لیتا تو یقیناً وہ دوسروں سے ثواب میں تو کم ہوتا لیکن خدا تعالیٰ کے عذاب سے تو بچ جاتا۔

(خ۔م 29/315.316.317)

ہمارے پیارے آقا حضرت خَلِیفَۃُ الْمَسِیحِ الْخَامِسْ اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِنَصْرِہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں:

جو لوگ اپنی آمد غلط بتاتے ہیں وہ غلط بیانی کی وجہ سے گناہگار ہو رہے ہوتے ہیں۔ دوسرے اس غلط بیانی کی وجہ سے اپنے پیسے میں بھی بے برکتی پیدا کر رہے ہوتے ہیں... اصل بات جو میں یہاں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ مالی قربانی ذریعہ ہے تربیت کا اور نفس کو پاک کرنے کا۔ اگر کچھ حصہ مالی قربانی بھی کر رہے ہیں اور غلط بیانی کر کے اپنی آمد کو بھی چھپا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا مالی قربانی کرنے والوں کے لئے ان کے نفسوں کو پاک کرنے کا جو وعدہ ہے اس سے تو پھر حصہ نہیں لے رہے ہوتے... پھر یہ بات تربیت میں کمی کا باعث بن رہی ہوتی ہے بلکہ دوسروں کے لئے بھی غلط نمونے قائم کر رہی ہوتی ہے اور جھوٹ بولنے کی وجہ

بھی بن رہی ہوتی ہے۔اس لئے بہتر ہے کہ ایسے لوگ مکمل طور پر چندے سے رخصت حاصل کر لیا کریں اور غلط آمد بتانے کی وجہ سے جو جھوٹ کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں اس سے بچ جائیں۔ (خ۔م۔ر۔فرمودہ 31 مارچ 2006ء)

فرمایا: یہ بھی یاد رکھو کہ جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنا تم بجٹ لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمد ہے یہ سب اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو۔نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے اپنی تشخیص بھی صحیح کرواؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تاکہ تمہاری روحانی حالت بھی بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کر سکو۔ (خ۔م۔ر۔فرمودہ 28 مئی 2004ء)

نیز فرمایا: اصل مقصد چندوں کا اللہ تعالیٰ کا قرب پانا ہے، نہ کہ پیسے اکٹھے کرنا۔اس لئے بالکل صحیح طریق سے بغیر کسی چیز کو، اپنی آمد کو چھپائے بغیر، اپنے بجٹ بنوانے چاہئیں جو کہ سال کے شروع میں جماعتوں میں بنتے ہیں۔اور بجٹ بہر حال صحیح آمد پہ بننا چاہئے۔اس کے بعد اگر توفیق نہیں تو چندوں کی چھوٹ لی جا سکتی ہے۔ (خ۔م۔ر۔فرمودہ 31 مارچ 2006ء)

آپ اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِنَصْرِہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: میں احباب جماعت کو یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جن کے چندہ عام کے بجٹ کی ادائیگی میں اور اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ، یہ لازمی چندہ جات جو ہیں... وہ تو آپ کو ہر ماہ ادا کرنے چاہئیں تاکہ بعد میں ادائیگی کا بوجھ نہ پڑے اور اس سے فائدہ یہ ہے کہ باقاعدہ چندہ دینے کا اور باقاعدہ قربانی کرنے کا جو ثواب ہے وہ بھی آپ حاصل کرنے والے ہوں گے۔ (خ۔م۔ر۔فرمودہ 03 جون 2005ء)

نئے مالی سال کا آغاز ہو چکا ہے۔تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنا بجٹ اپنی اصل آمد کے مطابق لکھوائیں اور ماہ بماہ بروقت ادائیگیاں بھی کرتے رہیں۔اگر کوئی چندہ لینے نہیں بھی آتا تو یہ ہماری اپنی ذمہ داری ہے کہ ہم محصّل کو خود چندہ ادا کریں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے چندے صحیح شرح کے مطابق اور بروقت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ○ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ○